



## سوال

مسح کا کیا معنی ہے؟ اور اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ نیز سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جب یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو کس سیاق و سباق میں کیا جاتا ہے؟

## جواب

الحمد لله

لفظ "مسح" سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے، اہل علم نے سیدنا عیسیٰ کے اس لقب کے کئی اعتبار ذکر کیے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

1- اللہ تعالیٰ نے انہیں چھو کر گناہوں سے پاک کر دیا ہے۔

2- آپ کو چھو کر بابرکت بنایا گیا۔

3- آپ علیہ السلام کسی بیمار کو ہاتھ لگا کر چھوتے تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا۔

مزید کے لیے دیکھیں: "تفسیر الطبری" (409/5)، اور "الہدایہ" از مکی: (1013/3)

لیسے ہی ابن عطیہ رحمہ اللہ (436/1) کہتے ہیں:

"لوگوں کا لفظ "مسح" کے اشتقاق کے بارے میں اختلاف ہے؛ تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ لفظ عربی زبان کے بول "ساحَ یَسْحُ فی الأَرْضِ" سے بنا ہے جو کہ اس وقت بولا جاتا ہے جب

کوئی زمین پر چلے پھرے، اس اعتبار سے اس کا وزن: "مُفْعَل" ہے۔

جبکہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ یہ "مَسَحَ" سے مشتق ہے، اس اعتبار سے اس کا وزن "فَعِل" بنتا ہے۔

تاہم کس معنی کے اعتبار سے یہ لفظ مشتق ہوا ہے؟ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

تو کچھ اہل علم کہتے ہیں: یہ "مَسَاخَ الأَرْضِ" سے ماخوذ ہے؛ کیونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چلے تھے۔

جبکہ دیگر کا کہنا ہے کہ: انہوں نے بیمار لوگوں کو ہاتھ سے چھو کر شفا یاب کیا تھا، اس لیے انہیں مسح کہا گیا، ان دونوں صورتوں میں یہاں فَعِل کا وزن فاعل کے معنی میں ہے۔

ابن جیمیر کہتے ہیں کہ: انہیں مسح اس لیے کہا گیا کہ انہیں برکت کے ساتھ چھوا گیا تھا۔

اور دیگر کہتے ہیں کہ: انہیں مسح اس لیے کہا گیا کہ انہیں پاکیزہ روغن کا مسح کیا گیا تھا، تو ان دونوں صورتوں میں فَعِل کا وزن مفعول کے معنی میں ہے۔

یہی وزن تب بھی ہوگا جب کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھو کر گناہوں سے پاک کر دیا تھا۔

ابراہیم نخعی کے مطابق: مسح سے مراد دوست ہے۔

ابن جیمیر رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ مسح کا مطلب مالک ہونا ہے؛ کیونکہ وہ مردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت کے مالک تھے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو

دیگر اور بھی معجزے عطا کیے گئے تھے۔ یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ "ختم شد



سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مزید جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (10277) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

فتویٰ نمبر: 304204